



Tafheemul Quran
in Colors
Arabic English Urdu
071 Nooh
Syed Abul Aala Maududi
Evergreen Islamic Center

Noah نُوح

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

In the name of Allah, Most Gracious, Most Merciful

Name

Nooh is the name of this Surah as well as the title of its subject matter, for in it, from beginning to the end, the story of the Prophet Noah (peace be upon him) has been related.

Period of Revelation

This is one of the earliest Surahs to be revealed at Makkah, but the internal evidence of its subject matter shows that it was sent down in the period when opposition to the Prophet's (peace be upon him) message of Islam by the disbelievers of Makkah had grown very strong and active.

Theme and Subject

In this surah the story of the Prophet Noah (peace be upon him) has not been related only for the sake of story telling, but its object is to warn the disbelievers of Makkah, so as to say: You, O people of Makkah, are adopting towards Muhammad (peace be upon him) the same attitude as the people of the Prophet Noah (peace be upon him) had adopted towards him; if you do not change this attitude, you too would meet with the same end. This had not been said in so many words anywhere in the Surah, but in the background of the conditions under which this story was narrated to the people of Makkah, this subject itself became obvious.

Verses 2-4 briefly explain how he began his mission and what he preached.

Then after suffering hardships and troubles in the way of preaching his mission for ages the report that he made to his Lord has been given in verses 5-20. In it he states how he had been trying to bring his people to the right path and how his people had stubbornly opposed him.

After this, the Prophet Noah's (peace be upon him) final submission has been recorded in verses 21-24, in which he prays to his Lord, saying: These people have rejected my invitation: they are blindly following their chiefs, who have devised a tremendous plot of deceit and cunning. Time now has come when these people should be deprived of every grace to accept guidance. This was not an expression of impatience by the Prophet Noah (peace be upon him), but when after having preached his message under extremely

trying circumstances for centuries he became utterly disappointed with his people, he formed the opinion that no chance whatever was left of their coming to the right path. His this opinion fully conformed to Allah's own decision. Thus, in the next verse 25, it has been said: The torment of Allah descended on those people because of their misdeeds. In the concluding verse, the Prophet Noah's (peace be upon him) supplication that he made to his Lord, right at the time the torment descended, has been recorded. In it he prays for his own and for all the believers' forgiveness, and makes a submission to Allah to the effect: Do not leave any of the disbelievers alive on the earth, for they have become utterly devoid of every good; they will not beget any but disbelieving and wicked descendants.

While studying this Surah one should keep in view the details of the Prophet Noah's story (peace be upon him) which have been given in the Quran above. For this see Surah Al-Araaf, Ayats 59-64; Surah Yunus, Ayats 71,73; Surah Houd, Ayats 25-49; Surah Al-Mominoon, Ayats 23-31; Surah Ash-Shuara, Ayats 105-122; Surah Al-Ankabut, Ayats 14,15; Surah As-Saaffat, Ayats 75-82; Surah Al-Qamar, Ayats 9-16.

نام

نوح اس سورت کا نام بھی ہے اور اس کے مضمون کا عنوان بھی، کیونکہ اس میں اول تا آخر حضرت نوح علیہ السلام ہی کا قصہ بیان کیا گیا ہے۔

زمانہ نزول

یہ بھی مکہ معظمہ کے ابتدائی دور کی نازل شدہ سورتوں میں سے ہے، مگر اس کے مضمون کی داخلی شہادت

اس امر کی نشان دہی کرتی ہے کہ یہ اس زمانے میں نازل ہوئی تھی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت و تبلیغ کے مقابلہ میں کفار مکہ کی مخالفت اچھی خاصی شدت اختیار کر چکی تھی۔

موضوع اور مضمون

اس میں حضرت نوح علیہ السلام کا قصہ محض قصہ گوئی کی خاطر بیان نہیں کیا گیا ہے، بلکہ اس سے مقصود کفار مکہ کو متنبہ کرنا ہے کہ تم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ وہی رویہ اختیار کر رہے ہو جو حضرت نوح علیہ السلام کے ساتھ ان کی قوم نے اختیار کیا تھا، اور اس رویے سے اگر تم باز نہ آئے تو تمہیں بھی وہی انجام دیکھنا پڑے گا جو ان لوگوں نے دیکھا تھا۔ یہ بات پوری سورت میں کہیں صاف الفاظ میں نہیں کہی گئی لیکن جس موقع پر اور جن حالات میں یہ قصہ اہل مکہ کو سنایا گیا ہے اس پس منظر میں خود بخود یہ مضمون اس سے مترشح ہوتا ہے۔

پہلی آیت میں بتایا گیا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کو جب اللہ تعالیٰ نے رسالت کے منصب پر مامور فرمایا تھا اس وقت کیا خدمت ان کے سپرد کی گئی تھی۔

آیت 2-4 میں مختصراً یہ بتایا گیا ہے کہ انہوں نے اپنی دعوت کا آغاز کس طرح کیا اور اپنی قوم کے لوگوں کے سامنے کیا بات پیش کی۔ پھر مدت ہائے دراز تک دعوت و تبلیغ کی زحماتیں اٹھانے کے بعد جو روداد حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے رب کے حضور پیش کی وہ آیت 5-20 میں بیان کی گئی ہے۔ اس میں وہ عرض کرتے ہیں کہ کس طرح انہوں نے اپنی قوم کو راہ راست پر لانے کی کوششیں کیں اور قوم نے ان کا مقابلہ کس ہٹ دھرمی سے کیا۔

اس کے بعد حضرت نوح علیہ السلام کی آخری گزارش آیات 21-24 میں درج کی گئی ہے جس میں وہ اپنے رب سے عرض کرتے ہیں کہ یہ قوم میری بات قطعی طور پر رد کر چکی ہے، اس نے اپنی نکیل اپنے رینوں کے ہاتھ میں دے دی ہے، اور انہوں نے بہت بڑا مکر کا جال پھیلا رکھا ہے، اب وقت آ گیا ہے کہ ان لوگوں سے ہدایت کی توفیق سلب کر لی جائے۔ یہ حضرت نوح علیہ السلام کی طرف سے کسی بے صبری کا

مظاہرہ نہ تھا بلکہ صدیوں تک انتہائی صبر آزما حالات میں تبلیغ کا فریضہ انجام دینے کے بعد جب وہ اپنی قوم سے پوری طرح مایوس ہو گئے تو انہوں نے یہ رائے قائم کی کہ اب اس قوم کے راہ راست پر آنے کا کوئی امکان باقی نہیں ہے۔ یہ رائے ٹھیک ٹھیک اللہ تعالیٰ کے اپنے فیصلے کے مطابق تھی۔ چنانچہ اس کے متصلاً بعد آیت 25 میں ارشاد ہوا ہے کہ اس قوم پر اس کے کرتوتوں کی وجہ سے خدا کا عذاب نازل ہو گیا۔ آخری آیات میں حضرت نوح علیہ السلام کی وہ دعا درج کی گئی ہے جو انہوں نے عین نزولِ عذاب کے وقت اپنے رب سے مانگی تھی۔ اس میں وہ اپنے لیے اور سب اہل ایمان کے لیے مغفرت طلب کرتے ہیں، اور اپنی قوم کے کافروں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے عرض کرتے ہیں کہ ان میں سے کسی کو زمین پر بسنے کے لیے جیتا نہ چھوڑا جائے، کیونکہ ان کے اندر اب کوئی خیر باقی نہیں رہی ہے، ان کی نسل سے جو بھی اٹھے گا کافر اور فاجر ہی اٹھے گا۔

اس سورت کا مطالعہ کرتے ہوئے حضرت نوح علیہ السلام کے قصے کی وہ تفصیلات نگاہ میں رہنی چاہئیں جو اس سے پہلے قرآن مجید میں بیان ہو چکی ہیں۔ ملاحظہ ہو الاعراف (آیات 59 تا 64) یونس (آیات 71-73)، ہود (آیات 25 تا 49)، المؤمنون (آیات 23 تا 31)، الشعراء (آیات 105 تا 122)، العنکبوت (آیات 14-15)، الصافات (آیات 75 تا 82)، القمر (آیات 9 تا 16)۔

In the name of Allah,
Most Gracious,
Most Merciful.

اللہ کے نام سے جو بہت مہربان
نہایت رحم والا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

1. Indeed, We sent Noah to his people that "Warn your people before that there comes upon them a painful punishment." *1

بیشک ہم نے بھیجا نوح کو اسکی
قوم کی طرف کہ ڈرا اپنی قوم کو پیشتر
اسکے کہ آجائے ان پر درد
دینے والا عذاب۔ *1

اِنَّا اَرْسَلْنَا نُوحًا اِلٰی قَوْمِهٖ اَنْ
اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ
يَّاتِيَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١﴾

***1 “Warn your people”:** Warn them that the errors and moral evils that they were involved in would only earn them Allah’s punishment if they did not desist from them, and tell them what way they should adopt in order to ward off that punishment.

***1** یعنی ان کو اس بات سے آگاہ کر دے کہ جن گمراہیوں اور اخلاقی خرابیوں میں وہ مبتلا ہیں وہ ان کو خدا کے عذاب کا مستحق بنا دیں گی اگر وہ ان سے باز نہ آئے، اور ان کو بتا دے کہ اُس عذاب سے بچنے کے لیے انہیں کونسا راستہ اختیار کرنا چاہیے۔

2. He said: “O my people, indeed I am to you a warner, clear and open.”

اس نے کہا اے میری قوم بلاشبہ میں ہوں تمہارے لیے ڈرانے والا واضح کھلے طور پر۔

قَالَ يَقَوْمِ إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ

3. “That worship Allah, and fear Him, and obey me.” *2

یہ کہ عبادت کرو اللہ کی اور اس سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ *2

أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَ اتَّقُوهُ وَأَطِيعُوا

***2** The three things which the Prophet Noah presented before his people at the outset of his mission of Prophethood were:

- (1) Worship of Allah.
- (2) Adoption of piety (taqwa).
- (3) Obedience of the Messenger.

Worship of Allah meant that they should give up worship and service of all others and should acknowledge Allah alone as their Deity and should worship and carry out His commands alone. Taqwa (piety) meant that they should refrain from all those works which caused Allah’s anger

and displeasure, and should instead adopt such attitude in their lives as the God fearing people should adopt. As for “obey me”, it meant that they should obey the commands that he gave them as Allah’s Messenger.

***2** یہ تین باتیں تھیں جو حضرت نوح نے اپنی رسالت کا آغاز کرتے ہوئے اپنی قوم کے سامنے پیش کیں، ایک اللہ کی بندگی۔ دوسرے، تقویٰ۔ تیسرے، رسول کی اطاعت۔ اللہ کی بندگی کا مطلب یہ تھا کہ دوسروں کی بندگی و عبادت چھوڑ کر اور صرف اللہ ہی کو اپنا معبود تسلیم کر کے اسی کی پرستش کرو اور اسی کے احکام بجا لاؤ۔ تقویٰ کا مطلب یہ تھا کہ ان کاموں سے پرہیز کرو جو اللہ کی ناراضی اور اس کے غضب کے موجب ہیں، اور اپنی زندگی میں وہ روش اختیار کرو جو خدا ترس لوگوں کو اختیار کرنی چاہیے۔ رہی تیسری بات کہ ”میری اطاعت کرو“، تو اس کا مطلب یہ تھا کہ ان احکام کی اطاعت کرو جو اللہ کا رسول ہونے کی حیثیت سے میں تمہیں دیتا ہوں۔

4. “He will forgive you of your sins, *3 and respite you until a term appointed. *4 Indeed, the term of Allah when it comes, *5 cannot be delayed. If you knew.” *6

وہ معاف کر دے گا تمہارے لیے تمہارے گناہ *3 اور مہلت عطا کرے گا تمکو ایک وقت مقرر تک۔ *4 بیشک اللہ کا مقرر وقت جب آجاتا ہے تو نہیں تاخیر کیجاتی *5۔ کاش تم جانتے۔ *6

يَغْفِرُ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوبِكُمْ
وَيُؤَخِّرْكُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى
إِنَّ أَجَلَ اللَّهِ إِذَا جَاءَ لَا
يُؤَخَّرُ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ



***3** The sentence *yaghfir la-kum min dhunub-i-kum* in the original does not mean that Allah will forgive some of their sins, but its correct meaning is: If you accept and acknowledge the three things which are being presented before you, He will forgive all the sins that you have

committed in the past.

***3** اصل الفاظ ہیں **يَعْفِرُ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوبِكُمْ**۔ اس فقرے کا مطلب یہ نہیں کہ اللہ تمہارے گناہوں میں سے بعض کو معاف کر دے گا، بلکہ اس کا صحیح مطلب یہ ہے کہ اگر تم ان تین باتوں کو قبول کر لو جو تمہارے سامنے پیش کی جا رہی ہیں تو اب تک جو گناہ تم کر چکے ہو ان سب سے وہ درگزر فرمائے گا۔ یہاں **مِنْ** تبعیض کے لیے نہیں بلکہ **عَنْ** کے معنی میں ہے۔

***4** That is, if you accepted these three things, you would be given respite to live in the world until the time that Allah has appointed for your natural death.

***4** یعنی اگر تم نے یہ تین باتیں مان لیں تو تمہیں دنیا میں اُس وقت تک جلینے کی مہلت دے دی جائے گی جو اللہ تعالیٰ نے تمہاری طبعی موت کے لیے مقرر کیا ہے۔

***5** “A term appointed”: The time fixed by Allah for sending down a torment on a people. In this regard the Quran has at several places stated explicitly that when Allah’s torment has been decreed for a certain people, they are not pardoned even if they affirm the faith after it.

***5** اس دوسرے وقت سے مراد وہ وقت ہے جو اللہ نے کسی قوم پر عذاب نازل کرنے کے لیے مقرر کر دیا ہو۔ اس کے متعلق متعدد مقامات پر قرآن مجید میں یہ بات بصراحت بیان کی گئی ہے کہ جب کسی قوم کے حق میں نزولِ عذاب کا فیصلہ صادر ہو جاتا ہے اُس کے بعد وہ ایمان بھی لے آئے تو اسے معاف نہیں کیا جاتا۔

***6** That is, if you come to know that the time which is now passing after you have received Allah’s message through me is, in fact, a period of respite that has been granted to you for affirming the faith and there is no chance of escape from Allah’s torment after the term of respite has elapsed,

you would testify to the faith without delay and would not like to postpone it until the torment actually started descending on you.

6* یعنی اگر تمہیں یہ بات اچھی طرح معلوم ہو جائے کہ میرے ذریعہ سے اللہ کا پیغام پہنچ جانے کے بعد اب جو وقت گزر رہا ہے یہ دراصل ایک مہلت ہے جو تمہیں ایمان لانے کے لیے دی جا رہی ہے، اور اس مہلت کی مدت ختم ہو جانے کے بعد پھر خدا کے عذاب سے بچنے کا کوئی امکان نہیں ہے، تو تم ایمان لانے میں جلدی کرو گے اور نزولِ عذاب کا وقت آنے تک اس کو ٹالتے نہ چلے جاؤ گے۔

5. He said: ***7** “My Lord, indeed, I called my people night and day.”

اس نے کہا ***7** میرے رب بلاشبہ میں بلاتا رہا اپنی قوم کو رات اور دن۔

قَالَ رَبِّ إِنِّي دَعَوْتُ قَوْمِي لَيْلًا وَنَهَارًا ﴿٦﴾

***7** Omitting the history of a long period of preaching, now the Prophet Noah’s petition that he made to Allah in the last stage of his worldly mission is being related.

***7** بیچ میں ایک طویل زمانے کی تاریخ چھوڑ کر اب حضرت نوح کی وہ عرضداشت نقل کی جا رہی ہے جو انہوں نے اپنی رسالت کے آخری دور میں اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کی۔

6. “But increased them not my calling except in (their) flight.” ***8**

لیکن نہ زیادہ ہوا ان میں میرے بلانے سے سوائے (انکا) فرار ***8**

فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَائِي إِلَّا فِرَارًا ﴿٦﴾

***8** That is, as I went on calling them towards You, they went on fleeing farther and farther away from You.

***8** یعنی جتنا جتنا میں ان کو پکارتا گیا اتنے ہی زیادہ وہ دور بھاگتے چلے گئے۔

7. “And indeed, whenever I called

اور بلاشبہ جب بھی میں نے انکو

وَأِنِّي كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ

them that You may forgive them, *9 they thrust their fingers into their ears, and covered themselves with their garments, *10 and persisted, and became arrogant with greater arrogance.” *11

بلایا کہ تو معاف فرمائے انکو
 *9 انہوں نے دے لیں اپنی
 انگلیاں اپنے کانوں میں اور اوڑھ
 لئے اپنے اوپر اپنے کپڑے *10 اور
 ضد میں اڑ گئے اور تکبر کرنے لگے
 - بہت زیادہ تکبر۔ *11

لَهُمْ جَعَلُوا أَصَابِعَهُمْ فِي
 آذَانِهِمْ وَاسْتَعْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَ
 أَصْرُوا
 وَاسْتَكْبَرُوا
 اسْتِكْبَارًا



*9 “That you may forgive them”: That they might give up their attitude of disobedience and beg forgiveness of Allah, for in that way alone they could be forgiven by Allah.

*9 اس میں خود بخود یہ مضمون شامل ہے کہ وہ نافرمانی کی روش چھوڑ کر معافی کے طلب گار ہوں، کیونکہ اسی صورت میں ان کو اللہ تعالیٰ سے معافی مل سکتی تھی۔

*10 They covered their faces either because they did not even like to have a look at Prophet Noah’s (peace be upon him) face, not to speak of listening to what he said, or they did so in order to hide their own faces from him as they passed by him so that he could not recognize and address them. This precisely was the attitude and conduct which the disbelievers of Makkah were adopting towards the Prophet (peace be upon him). In Surah Houd, Ayat 5, their attitude has been described thus: Behold, they turn aside their chests in order to hide themselves from him: Beware, even when they cover themselves up with their garments, Allah knows alike what they hide and what they show. He indeed

knows even the secrets they conceal in their breasts. (For explanation, see E.Ns 5, 6 of Surah Houd).

***10** منہ ڈھانکنے کی غرض یا تو یہ تھی کہ وہ حضرت نوح کی بات سننا تو درکنار، آپ کی شکل بھی دیکھنا پسند نہ کرتے تھے، یا پھر یہ حرکت وہ اس لیے کرتے تھے کہ آپ کے سامنے سے گزرتے ہوئے منہ چھپا کر نکل جائیں اور اس کی نوبت ہی نہ آنے دیں کہ آپ انہیں پہچان کر ان سے بات کرنے لگیں۔ یہ ٹھیک وہی طرز عمل تھا جو کفار مکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اختیار کر رہے تھے۔ سورہ ہود آیت ۵ میں ان کے اس رویے کا ذکر اس طرح کیا گیا ہے۔ ”دیکھو یہ لوگ اپنے سینوں کو موڑتے ہیں تاکہ رسول سے چھپ جائیں۔ خبردار! جب یہ اپنے آپ کو کپڑوں سے ڈھانکتے ہیں تو اللہ ان کے کھلے کو بھی چانتا ہے اور پچھے کو بھی، وہ تو دلوں کی پوشیدہ باتوں سے بھی واقف ہے، (تشریح کے لیے ملاحظہ ہو تفسیر القرآن، جلد دوم، ہود، حواشی ۵-۶)۔

***11** Arrogance implies that they thought it was below their dignity to bow before the truth and accept the admonition of Allah’s Messenger. As for example, if a gentleman admonishes a perverted person and he, in response, shakes his head and walks away haughtily, this would amount to rejecting the admonition with arrogance.

***11** تکبر سے مراد یہ ہے کہ انہوں نے حق کے آگے سر جھکا دینے اور خدا کے رسول کی نصیحت قبول کر لینے کو اپنی شان سے گری ہوئی بات سمجھا۔ مثال کے طور پر اگر کوئی بھلا آدمی کسی بگڑے ہوئے شخص کو نصیحت کرے اور وہ جواب میں سر جھٹک کر اٹھ کھڑا ہو اور پاؤں پیٹتا ہوا نکل جائے تو یہ تکبر کے ساتھ کلام نصیحت کو رد کرنا ہوگا۔

8. “Then indeed, I have called to them aloud.”

پھر بیشک میں بلاتا رہا انکو بلند آواز سے۔

ثُمَّ إِنِّي دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا

9. “Then indeed, I proclaimed in public to them, and I have appealed secretly to them in private.”

پھر بیشک میں نے اعلانیہ کہا انکو اور رازداری سے سمجھایا انکو پوشیدہ طور پر۔

ثُمَّ اِنِّي اَعْلَنْتُ لَهُمْ
وَاسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا



10. Then I said: “Seek forgiveness from your Lord. Indeed, He is All Forgiving.”

پھر میں نے کہا معافی مانگو اپنے رب سے۔ بیشک وہ ہے بڑا معاف کرنے والا۔

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ
اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا



11. “He will send from heaven upon you abundant rains.”

اتارے گا وہ آسمان سے تم پر موسلا دھار بارش۔

يُرْسِلُ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ
مِدْرَارًا



12. “And He will help you with wealth and sons, and will provide for you gardens, and will provide for you rivers.” *12

اور مدد دیگا تمہیں مالوں سے اور بیٹوں سے اور بنائے گا تمہارے لئے باغات اور بنائے گا تمہارے لئے نہریں۔ *12

وَيُغِيثُكُمْ بِاَمْوَالٍ وَبَنِيْنَ
يَجْعَلُ لَكُمْ جَنَّتٍ وَ يَجْعَلُ
لَكُمْ اَنْهَارًا



*12 This theme has been expressed at several places in the Quran that the rebellious attitude against God causes man to lead a wretched life not only in the Hereafter but also in this world, Contrary to this, if a nation adopts the way of faith and piety and obedience to divine commands, instead of disobedience, it benefits it not only in the Hereafter but also in the world; it is favored with every kind of blessing.

In Surah TaHa it has been said: And whoever turns away from My admonition, will have a wretched life in the world, and We shall raise him up blind on the Day of Resurrection. (verse 124). In Surah Al-Maidah it has been said: Had the people of the Book observed the Torah and the Gospel and the other Books which had been sent down by their Lord, abundance of provisions would have been given to them from above and from beneath. (verse 66). In Surah Al-Aaraf: Had the people of the settlements believed and adopted the way of piety, We would have opened on them doors of blessings from the heavens and the earth. (verse 96). In Surah Houd, the Prophet Houd (peace be upon him) addressed his people, saying: And O my people, beg forgiveness of your Lord, then turn to Him in penitence, and He will open the gates of heavens for you and add more strength to your present strength. (verse 52). Through the Prophet (peace be upon him) himself in this very Surah Houd, the people of Makkah have been admonished to the effect: And you should beg forgiveness of your Lord, then return to Him, and He will provide you with good provisions of life till an appointed term. (verse 3). According to the Hadith, the Prophet (peace be upon him) said to the Quraish: There is a word which if you accept, would enable you to rule over the Arab as well as the non-Arab world. (For explanation, see E.N. 96 of Surah Al-Maidah; E.Ns 3, 57 of Surah Houd; E.N. 105 of TaHa; Introduction to Surah Suad), Acting on this same instruction from the Quran, once during a famine Umar came out to invoke Allah for the rain and begged only

forgiveness of Him. The people said: O commander of the faithful, you have not prayed for the rain. He replied: I have knocked at the doors of heaven wherefrom the rain is sent down, and then he recited these verses of Surah Nooh to them. (Ibn Jarir, Ibn Kathir). Likewise, when in the assembly of Hasan Basri, a person complained of drought, he said to him “Beg forgiveness of Allah.” Another person complained of poverty, a third one said that he was not being blessed with children, a fourth one said that his harvest had failed, and he continued to remind everyone to beg forgiveness of Allah. The people asked: How is it that you have suggested to all the people one and the same cure for the different complaints? He in response recited these verses of Surah Nooh to them. (Al-Kashshaf).

12* یہ بات قرآن مجید میں متعدد مقامات پر بیان کی گئی ہے کہ خدا سے بغاوت کی روش صرف آخرت ہی میں نہیں، دنیا میں بھی انسان کی زندگی کو تنگ کر دیتی ہے، اور اس کے برعکس اگر کوئی قوم نافرمانی کے بجائے ایمان و تقویٰ اور احکام الہی کی اطاعت کا طریقہ اختیار کر لے تو یہ آخرت ہی میں نافع نہیں ہے بلکہ دنیا میں بھی اُس پر نعمتوں کی بارش ہونے لگتی ہے۔ سورہ طہ میں ارشاد ہوا ہے۔ ”اور جو میرے ذکر سے منہ موڑے گا اس کے لیے دنیا میں تنگ زندگی ہوگی اور قیامت کے روز ہم اسے اندھا اٹھائیں گے۔“ (آیت ۱۲۴)۔ سورہ مائدہ میں فرمایا گیا ہے ”اور اگر ان اہل کتاب نے توراہ اور انجیل اور ان دوسری کتابوں کو قائم کیا ہوتا جو ان کے رب کی طرف سے ان کے پاس بھیجی گئی تھیں تو ان کے لیے اوپر سے رزق برستا، اور نیچے سے اُبلتا“ (آیت ۶۶)۔ سورہ اعراف میں فرمایا ”اور اگر بستیوں کے لوگ ایمان لاتے اور تقویٰ کی روش اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین سے برکتوں کے دروازے کھول دیتے“ (آیت ۹۶)۔ سورہ ہود میں ہے کہ حضرت ہود نے اپنی قوم کو خطاب کر کے فرمایا ”اور اے میری قوم کے لوگو، اپنے رب سے معافی چاہو، پھر اس کی طرف پلٹو، وہ تم پر آسمان سے خوب بارشیں برسائے گا اور تمہاری موجودہ قوت پر مزید قوت کا اضافہ

کرے گا۔“ (آیت ۵۲)۔ خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے بھی اسی سورہ ہود میں اہل مکہ کو مخاطب کر کے یہ بات فرمائی گئی ”اور یہ کہ اپنے رب سے معافی چاہو، پھر اس کی طرف پلٹ آؤ تو وہ ایک مقرر وقت تک تم کو اچھا سامانِ زندگی دیگا“ (آیت ۳)۔ حدیث میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے لوگوں سے فرمایا کہ ”ایک کلمہ ہے جس کے تم قاتل ہو جاؤ تو عرب و عجم کے فرمانروا ہو جاؤ گے“

(تشریح کے لیے ملاحظہ ہو تفہیم القرآن، جلد اول، المائدہ، حاشیہ ۹۶۔ جلد دوم، ہود، حواشی ۳ و ۵۷۔ جلد سوم، طہ، حاشیہ ۱۰۵۔ جلد چہارم، دیباچہ سورہ ص)۔

قرآن مجید کی اسی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے ایک مرتبہ قحط کے موقع پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارش کی دعا کرنے کے لیے نکلے اور صرف استغفار پر اکتفا فرمایا۔ لوگوں نے عرض کیا، امیر المؤمنین آپ نے بارش کے لیے تو دعا کی ہی نہیں۔ فرمایا، میں نے آسمان کے اُن دروازوں کو کھینکھٹا دیا ہے جہاں سے بارش نازل ہوتی ہے، اور پھر سورہ نوح کی یہ آیات لوگوں کو پڑھ کر سنا دیں (ابن جریر و ابن کثیر)۔ اسی طرح ایک مرتبہ حضرت حن بصری کی مجلس میں ایک شخص نے خشک سالی کی شکایت کی۔ انہوں نے کہا اللہ سے استغفار کرو۔ دوسرے شخص نے تنگ دستی کی شکایت کی، تیسرے نے کہا میرے ہاں اولاد نہیں ہوتی، چوتھے نے کہا میری زمین کی پیداوار کم ہو رہی ہے۔ ہر ایک کو وہ یہی جواب دیتے چلے گئے کہ استغفار کرو۔ لوگوں نے کہا یہ کیا معاملہ ہے کہ آپ سب کو مختلف شکایتوں کا ایک ہی علاج بتا رہے ہیں؟ انہوں نے جواب میں سورہ نوح کی یہ آیات سنا دیں۔ (کشاف)۔

13. “What is with you that you hope not toward Allah for dignity.” *13

کیا ہوا ہے تمکو کہ نہیں رکھتے امید تم اللہ سے عظمت کی۔ *13

مَا لَكُمْ لَا تَرْجُونَ لِلَّهِ وَقَارًا



*13 It means: as for the petty chiefs of the world, you think it would be dangerous to do anything against their dignity, but as for the Creator and Lord of the universe, you do not

expect that He would also be a Being endowed with dignity. You rebel against Him, associate others in His Divinity, disobey His commands, and yet you are not at all afraid that He would punish you for your misconduct.

***13** مطلب یہ ہے کہ دنیا کے چھوٹے چھوٹے رنسیوں اور سرداروں کے بارے میں تو تم یہ سمجھتے ہو کہ ان کے وقار کے خلاف کوئی حرکت کرنا خطرناک ہے، مگر خداوندِ عالم کے متعلق تم یہ توقع نہیں رکھتے کہ وہ بھی کوئی باوقار ہستی ہو گا۔ اُس کے خلاف تم بغاوت کرتے ہو، اُس کی خدائی میں دوسروں کو شریک ٹھیراتے ہو، اُس کے احکام کی نافرمانیاں کرتے ہو، اور اس سے تمہیں یہ اندیشہ لاحق نہیں ہوتا کہ وہ اس کی سزا دے گا۔

14. “Although He has created you in successive stages.”

حالانکہ اس نے پیدا کیا ہے تمکو
طرح طرح کی حالتوں میں - *14

وَقَدْ خَلَقَكُمْ أَطْوَارًا ﴿١٤﴾

*14

***14** That is, He has brought you to the present stage after passing you through different stages of creation and phases of development. In the beginning you lay in the form of sperm and ovum separately in the loins of your father and mother. Then the two were combined by the power of Allah and you were conceived. Then for nine months in the womb of the mother you were gradually formed into a perfect human form and were endowed with all those capabilities which you needed to function as a man in the world. Then you came out as a child from the mother’s womb, and you were developed from one state to another constantly until you attained to full youth and then old age. While passing through all these stages you lay wholly in the power of Allah at all times. Had He so willed, He would not have allowed you to be conceived but allowed another person to

be conceived in your place. Had He so pleased, He would have made you blind, deaf, dumb, or a cripple in the mother's womb itself, or made you mentally deficient. Had He so liked, you would not have been born as a living child. Even after your birth He could have destroyed you any time by causing you to fall a victim to one or other accident suddenly. About that God under Whose power you are so powerless, how could you have taken it into your head that you could commit any insolence against Him, could regard Him with every treachery and ingratitude, could rebel against Him as and when you pleased, and could do all this with impunity?

14* یعنی تخلیق کے مختلف مدارج اور اطوار سے گزارتا ہوا تمہیں موجودہ حالت پر لایا ہے۔ پہلے تم ماں اور باپ کی صلب میں الگ الگ نطفوں کی شکل میں تھے۔ پھر خدا کی قدرت ہی سے یہ دونوں نطفے ملے اور تمہارا استقرار حل ہوا۔ پھر نو مہینے تک ماں کے پیٹ میں بتدریج نشوونما دے کر تمہیں پوری انسانی شکل دی گئی اور تمہارے اندر تمام وہ قوتیں پیدا کی گئیں جو دنیا میں انسان کی حیثیت سے کام کرنے کے لیے تمہیں درکار تھیں۔ پھر ایک زندہ بچے کی صورت میں تم بطن مادر سے باہر آئے اور ہر آن تمہیں ایک حالت سے دوسری حالت تک ترقی دی جاتی رہی، یہاں تک کہ تم جوانی اور کھولت کی عمر کو پہنچے۔ ان تمام منازل سے گزرتے ہوئے تم ہر وقت پوری طرح خدا کے بس میں تھے۔ وہ چاہتا تو تمہارا استقرار حل ہی نہ ہونے دیتا اور تمہاری جگہ کسی اور شخص کا استقرار ہوتا۔ وہ چاہتا تو ماں کے پیٹ ہی میں تمہیں اندھا، بہرا، گونگا، یا ایاچ بنا دیتا یا تمہاری عقل میں کوئی فتور رکھ دیتا۔ وہ چاہتا تو تم زندہ بچے کی صورت میں پیدا ہی نہ ہوتے۔ پیدا ہونے کے بعد بھی وہ تمہیں ہر وقت ہلاک کر سکتا تھا، اور اس کے ایک اشارے پر کسی وقت بھی تم کسی حادثے کے شکار ہو سکتے تھے۔ جس خدا کے بس میں تم اس طرح بے بس ہو اُس کے متعلق تم نے یہ کیسے سمجھ رکھا ہے کہ اس کی شان میں ہر گستاخی کی جا سکتی ہے، اس کے ساتھ ہر طرح کی نمک حرامی اور احسان فراموشی کی جا سکتی

ہے، اس کے خلاف ہر قسم کی بغاوت کی جا سکتی ہے اور ان حرکتوں کا کوئی خمیازہ تمہیں بھگتنا نہیں پڑیگا۔

15. “ Did you not see how Allah has created seven heavens, one above the other.”

کیا نہیں تم نے دیکھا کیسے بنائے ہیں اللہ نے سات آسمان اوپر تلے۔

أَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللَّهُ سَبْعَ سَمَوَاتٍ طِبَاقًا ۝

16. “And made the moon in them a light, and made the sun a lamp.”

اور بنایا چاند کو ان میں روشن اور بنایا سورج کو چراغ۔

وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِنَّ نُورًا ۝
وَجَعَلَ الشَّمْسُ سِرَاجًا ۝

17. “And Allah has caused you to grow from the earth as a growth.” *15

اور اللہ نے پیدا کیا ہے تمکو زمین سے سبزے کی طرح سے۔ *15

وَاللَّهُ أَنْبَتَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ نَبَاتًا ۝

*15 Here, the creation of man out of the substances of the earth has been compared to the growth of vegetation. Just as at one time there was no vegetation on the earth, then Allah caused it to grow, so at one time man did not exist, then Allah created him.

*15 یہاں زمین کے مادوں سے انسان کی پیدائش کو نباتات کے اُگنے سے تشبیہ دی گئی ہے۔ جس طرح کسی وقت اس کرے پر نباتات موجود نہ تھیں اور پھر اللہ تعالیٰ نے یہاں اُن کو اگایا، اسی طرح ایک وقت تھا جب روئے زمین پر انسان کا کوئی وجود نہ تھا، پھر اللہ تعالیٰ نے یہاں اس کی پود لگائی۔

18. “Then He will return you into it, and He will bring you forth, (a new) forth bringing.”

پھر وہ لوٹا دے گا تمہیں اسی میں اور تمکو نکال کھڑا کرے گا جیسا (ایک نیا) نکالنا۔

ثُمَّ يُعِيدُكُمْ فِيهَا ۝
يُخْرِجُكُمْ إِخْرَاجًا ۝

19. “And Allah has made for you the earth widespread.”

اور اللہ نے بنایا تمہارے لئے
زمین کو پھیلا ہوا۔

وَ اللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ
بِسَاطًا ﴿١٦﴾

20. “That you may walk therein, in the paths, wide open.”

تاکہ چلو پھرو اسکے اندر راستوں میں
بڑے کشادہ۔

لِتَسْلُكُوا مِنْهَا سُبُلًا
فِجَاٰجًا ﴿٢٠﴾

21. Noah said: “My Lord, indeed they have disobeyed me and have followed him, has not increased him whose wealth and whose children except in loss.”

کہا نوح نے میرے رب بیشک
انہوں نے میری نافرمانی کی اور
تابع ہوئے اس کے نہیں بڑھایا
جسکو اسکے مال نے اور اسکی اولاد
نے سوائے نقصان کے۔

قَالَ نُوْحٌ رَبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِي
وَاتَّبَعُوا مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالًا وَّ
وَلَدًا اِلَّا خَسَارًا ﴿٢١﴾

22. “And they plotted a plot, a mighty one.” *16

اور وہ چلے چال ایک بہت بڑی
*16

وَمَكْرًا وَاْمَكْرًا كِبٰرًا ﴿٢٢﴾

*16 “Mighty plot”: All those deceits, deceptions and frauds which the chiefs and religious guides were employing in an attempt to mislead the common people against the teachings of the Prophet Noah. For example, they said: Noah is no more than a mere man like yourselves. How can one believe that Allah sends down Revelations to him? (Surah Al-Aaraf, Ayat 63; Surah Houd, Ayat 27). We also see that only the meanest of us have become his followers without due thought. Had there been some weight in what he says, the elders of the people would have believed in him.

(Surah Houd, Ayat 27). Had Allah willed, He would have sent down angels. (Surah Al-Mominoon, Ayat 24). Had he been sent by Allah, he would possess treasures, he would know the unseen, and he would be free from all human needs, like the angels (Surah Houd, Ayat 31). We find nothing in him that might give him superiority over us. (Surah Houd, Ayat 27). He merely intends to obtain superiority over you. (Surah Al-Mominoon, Ayat 24). Obviously, this man is possessed. (Surah Al-Mominoon, Ayat 25). Similar were the things that the Quraish chiefs said to mislead the people against the Prophet (peace be upon him).

16* مکر سے مراد اُن سرداروں اور پیشواؤں کے وہ فریب میں جن سے وہ اپنی قوم کے عوام کو حضرت نوح کی تعلیمات کے خلاف بہکانے کی کوشش کرتے تھے۔ مثلاً وہ کہتے تھے کہ نوح تم ہی جیسا ایک آدمی ہے، کیسے مان لیا جائے کہ اس پر خدا کی طرف سے وحی آئی ہے (الاعراف ۶۳۔ ہود ۲۷)۔ نوح کی پیروی تو ہمارے آرازل نے بے سوچے سمجھے قبول کر لی ہے، اگر اس کی بات میں کوئی وزن ہوتا تو قوم کے اکابر اس پر ایمان لاتے (ہود ۲۷)۔ خدا کو اگر بھیجتا ہوتا تو کوئی فرشتہ بھیجتا (المومنون ۲۴)۔ اس شخص پر کسی جن کا سایہ ہے جس نے اسے دیوانہ بنا دیا ہے (المومنون ۲۵)۔ قریب قریب یہی باتیں تھیں جن سے قریش کے سردار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف لوگوں کو بہکایا کرتے تھے۔

23. And they said:
“Do not abandon
your gods, and do
not abandon
Wadd, nor Suwaa,
nor Yaghuth, and
Yauq, and Nasr.”

اور کہا انہوں نے ہرگز نہ چھوڑنا
اپنے معبودوں کو اور ہرگز نہ چھوڑنا وڈ
کو اور نہ سواع کو اور نہ یغوث کو اور
یعوق اور نسر کو۔ *17

وَقَالُوا لَا تَدْرِينِ إِهْتِكُمْ وَلَا
تَدْرِينِ وِدًّا وَلَا سُوعًا وَلَا
يَعُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا

***17** Of the gods of the Prophet Noah's people only those gods have been mentioned whom later the people of Arabia had also started worshipping and whose shrines were found all over the country at the advent of Islam. It is not impossible that the later generations heard the names of the ancient gods of Noah's people from the people who were saved from the flood, and when ignorance once again spread among their children, they made idols of the same gods and started worshipping them again. Wadd was the god of the Bani Kalb bin Wabash, a branch of the Qudaah tribe, whose shrine had been built at Daumat al-Jandal. In the ancient Arabian inscriptions he has been named as Waddam ibam (father Wadd). Kalbi has stated that the image built to him was of a man of enormous size. The Quraish also acknowledged him as god and called him Wudd. It is after him that a person has been named Abd-i Wudd (slave of Wudd) in history. Suwa was the goddess of the Hudhayl tribe and her idol was a female figure. Her temple was situated at Ruhat near Yanbu. Yaghuth was the god of Anum, a branch of the Tay tribe, and of some branches of the Madhjih tribe. The people of Madhjih had installed its idol, the image of a lion, at Jurash, a place between Yaman and Hijaz. Among the Quraish also some people had been named Abd-i Yaghuth. Yauq was the god of Khaywan, a branch of the Hamdan tribe, in the territory of Hamdan in Yaman; its idol was of the horse's figure. Nasr was the god of Al-i dhul-Kula, a branch of the Himyar tribe, in the territory of Himyar; it had its idol installed at Balkha and had the image of the vulture. In the ancient

inscriptions of Saba its name has been written as Nador. Its temple was called bayt Nador (house of Nador) and its devotees ahl Nador (people of Nador). The ruins of the ancient temples that are found in Arabia and in the adjoining lands have the image of the vulture made on the doors of most of them.

17* قومِ نوح کے معبودوں میں سے یہاں اُن معبودوں کے نام لیے گئے ہیں جنہیں بعد میں اہل عرب نے بھی پوجنا شروع کر دیا تھا اور آغازِ اسلام کے وقت عرب میں جگہ جگہ اُن کے مندر بنے ہوئے تھے۔ بعید نہیں کہ طوفان میں جو لوگ بچ گئے تھے ان کی زبان سے بعد کی نسلوں نے قومِ نوح کے قدیم معبودوں کا ذکر سنا ہو گا اور جب ازسر نو اُن کی اولاد میں جاہلیت پھیلی ہوگی تو انہی معبودوں کے بت بنا کر انہوں نے پھر انہیں پوجنا شروع کر دیا ہو گا۔

وَدَّ قَبِيلَهُ قِضَاعَهُ كِي شَاخِ بَنِي كَلْبِ بْنِ وَبَرَةَ كَا مَعْبُودِ تَحَا جِس كَا اسْتَحَانَ اَنَّهُمْ نَعَى دَوْمَةَ الْجُنْدَلِ مِي بِنَا رَكْحَا تَحَا۔
عرب کے قدیم کتبات میں اس کا نام وَدَّهْ اَبَهْ (ودباپو) لکھا ہوا ملتا ہے۔ کلبی کا بیان ہے کہ اس کا بت ایک نہایت عظیم الجثہ مرد کی شکل میں بنا ہوا تھا۔ قریش کے لوگ بھی اس کو معبود مانتے تھے اور اس کا نام ان کے ہاں وَدَّ تَحَا۔ اسی کے نام پر تاریخ میں ایک شخص کا نام عبدِ وَدَّ ملتا ہے۔

سَوَاعِ قَبِيلَهُ هَذِيلِ كِي دِيُومِي تَحِي اُور اِس كَا بَتِ عَوْرَتِ كِي شَكْلِ مِي بِنَا يَا كِيَا تَحَا۔ يَنْبُوعِ كِي قَرِيْبِ رُهَابِ كِي مَقَامِ پُر اِس كَا مَنْدَرُ وَاَقَعِ تَحَا۔

يَغُوْثِ قَبِيلَهُ طِي كِي شَاخِ اَنْعَمِ اُور قَبِيلَهُ مَذْحِجِ كِي بَعْضِ شَاخُوْنَ كَا مَعْبُودِ تَحَا۔ مَذْحِجِ وَاَلُوْنَ نَعَى يَمِنِ اُور حِجَازِ كِي دَرْمِيَانِ جَرَشِ كِي مَقَامِ پُر اِس كَا بَتِ نَصْبِ كَر رَكْحَا تَحَا جِس كِي شَكْلِ شِيْرِ كِي تَحِي۔ قَرِيْشِ كِي لُوْغُوْنَ مِي بِي بَعْضِ كَا نَامِ عِبْدِ يَغُوْثِ مِلْتَا هِي۔

يَعُوْقِ يَمِنِ كِي عِلَاقَةِ هَمْدَانَ مِي قَبِيلَهُ هَمْدَانَ كِي شَاخِ نِيْوَانِ كَا مَعْبُودِ تَحَا اُور اِس كَا بَتِ كُھُوْرِيْ كِي شَكْلِ كَا تَحَا۔
نَسْرِ حَمِيْرِ كِي عِلَاقَةِ مِي قَبِيلَهُ حَمِيْرِ كِي شَاخِ اَلِ ذَوَالْكَلَاعِ كَا مَعْبُودِ تَحَا اُور بَلَخِ كِي مَقَامِ پُر اِس كَا بَتِ نَصْبِ تَحَا

جس کی شکل گدھ کی تھی۔ سب کے قدیم کتبوں میں اس کا نام نور لکھا ہوا ملتا ہے۔ اس کے مندر کو وہ لوگ بیتِ نور، اور اس کے پجاریوں کو اہلِ نور کہتے تھے۔ قدیم مندروں کے جو آثار عرب اور اس کے متصل علاقوں میں پائے جاتے ہیں ان میں سے بہت سے مندروں کے دروازوں پر گدھ کی تصویر بنی ہوئی ہے۔

24. And indeed they have led astray many. And increase not the wrongdoers except in error. *18

اور بیشک گمراہ کیا ہے انہوں نے بہت سوں کو۔ اور نہ زیادہ کر ظالموں کے لئے مگر گمراہی۔ *18

وَقَدْ أَضَلُّوا كَثِيرًا ۗ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا ضَلَالًا ﴿٢٤﴾

*18 As we have explained in the introduction to this Surah, the Prophet Noah (peace be upon him) did not invoke this curse out of impatience but he invoked it when, after doing full justice to the preaching of his mission for many centuries, he became totally despaired of any success with his people. Similar were the conditions under which the Prophet Moses (peace be upon him) had also cursed Pharaoh and his people, thus: Lord, destroy their wealth and harden their hearts in a manner so that they do not believe until they see the painful torment. And Allah, in response, had said: The prayer of you both has been granted Surah Yunus, Ayats 88-89). Like the Prophet Moses (peace be upon him), the Prophet Noah's (peace be upon him) curse was also in complete conformity with divine will. Thus, in Surah Houd, it has been said: And it was revealed to Noah (peace be upon him): No more of your people will believe in you now than those who have already believed. So, do not grieve at their misdeeds. (verse 36).

18* جیسا کہ ہم اس سورت کے دیباچہ میں بیان کر چکے ہیں، حضرت نوح علیہ السلام کی یہ بددعا کسی بے صبری کی بنا پر نہ تھی بلکہ یہ اس وقت ان کی زبان سے نکلی تھی جب صدیوں تک تبلیغ کا حق ادا کرنے کے بعد وہ اپنی قوم سے پوری طرح مایوس ہو چکے تھے۔ ایسے ہی حالات میں حضرت موسیٰ نے بھی فرعون اور قوم فرعون کے حق میں یہ بددعا کی تھی کہ "پروردگار ان کے مال غارت کر دے اور ان کے دلوں پر ایسی مہر کر دے کہ ایمان نہ لائیں جب تک دردناک عذاب نہ دیکھ لیں"، اور جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا: تمہاری دعا قبول کی گئی (یونس آیات 88، 89)۔ حضرت موسیٰ کی طرح حضرت نوح کی یہ بددعا بھی عین منشاء الہی کے مطابق تھی۔ چنانچہ سورہ ہود میں ارشاد ہوا ہے: **وَأَوْحِي إِلَىٰ نُوحٍ أَنَّهُ لَنْ يُؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ إِلَّا مَنْ قَدْ آمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ**، 36 اور نوح پر وحی کی گئی کہ تیری قوم میں سے جو لوگ ایمان لا چکے ہیں، ان کے سوا اب اور کوئی ایمان لانے والا نہیں ہے، ان کے کرتوتوں پر غم کھانا چھوڑ دے (36)۔

25. Because of their sins they were drowned, then made to enter into Fire. *19 So they did not find for them besides Allah a helper. *20

بسبب اپنے گناہوں کے وہ غرق کئے گئے پھر داخل کئے گئے آگ میں *19 - تو نہ پایا انہوں نے اپنے لئے سوائے اللہ کے کوئی مددگار۔ *20

لَمَّا خَطَّيْتِهِمْ أُغْرِقُوا
فَأُدْخِلُوا نَارًا ۖ فَلَمْ يَجِدُوا
لَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ
أَنْصَارًا

***19** That is, drowning was not their end, but after death their souls were immediately subjected to the punishment of the Fire. This precisely was the treatment that was meted out to Pharaoh and his people, as has been stated in Surah Al-Momin, Ayats 45-46. (For explanation, see E.N. 63 of Surah Al-Momin). This verse also is of those verses which prove the punishment of *barzakh* (intermediary stage between death and Resurrection).

19* یعنی غرق ہونے پر ان کا قصہ تمام نہیں ہو گیا، بلکہ مرنے کے بعد فوراً ہی ان کی روئیں آگ کے عذاب میں مبتلا کر دی گئیں۔ یہ بعینہ وہی معاملہ ہے جو فرعون اور اس کی قوم کے ساتھ کیا گیا، جیسا کہ سورہ مومن، آیات ۲۵-۴۶ میں بیان کیا گیا ہے (تشریح کے لیے ملاحظہ ہو تفہیم القرآن، جلد چہارم، المومن، حاشیہ ۶۳)۔ یہ آیت بھی ان آیات میں سے ہے جن سے برزخ کا عذاب ثابت ہوتا ہے۔

***20** That is, none of the gods whom they looked upon as their supporters and helpers came to their rescue. This, in fact, was a warning to the people of Makkah, as if to say: If you too are subjected to the torment of Allah, these gods on whom you have placed all your reliance, will avail you absolutely nothing.

20* یعنی اپنے جن معبودوں کو وہ اپنا حامی و مددگار سمجھتے تھے ان میں سے کوئی بھی انہیں بچانے کے لیے نہ آیا۔ یہ گویا تشبیہ تھی اہل مکہ کے لیے کہ تم بھی اگر خدا کے عذاب میں مبتلا ہو گئے تو تمہارے یہ معبود، جن پر تم بھروسہ کیے بیٹھے ہو، تمہارے کسی کام نہ آئیں گے۔

26. And Noah said:
“My Lord, leave not on the earth from among the disbelievers any dweller.”

اور کہا نوح نے میرے رب نہ چھوڑ زمین پر کافروں میں سے کوئی بسنے والا۔

وَقَالَ نُوحٌ رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَي
الْأَرْضِ مِنَ الْكُفْرِيْنَ
دِيَّارًا ﴿٢٦﴾

27. “Indeed if you leave them, they would lead astray Your servants and not beget except sinners, disbelievers.”

بیشک اگر تو نے چھوڑ دیا انکو تو یہ گمراہ کریں گے تیرے بندوں کو اور نہ جنیں گے سوائے بدکار ناشکرے۔

إِنَّكَ إِنْ تَذَرَهُمْ يُضِلُّوْا
عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْا إِلَّا
فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿٢٧﴾

28. “My Lord, forgive me and my parents and whoever has entered my house as a believer, and believing men and believing women, and increase not the wrongdoers except in ruin.”

میرے رب معاف فرما مجھ کو اور
میرے والدین کو اور جو داخل ہوا
میرے گھر میں ایمان لا کر اور ایمان
والے مردوں اور ایمان والی عورتوں
کو۔ اور نہ بڑھا ظالموں کے لئے مگر
زیادہ تباہی۔

رَبِّ اغْفِرْ لِي وَ لِوَالِدَيَّ
وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِي مُؤْمِنًا وَ
لِلْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ ۗ وَلَا
تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَارًا

